OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

پاکستان میں تحریک احمدیت کی اپنے تعلیمی اداروں کے ذریعے تبلیغ

Propagation of Ahmadiyya Movement through its Educational Institution in Pakistan

Haiqa Faheen
M.Phil. Scholar, Islamic Research center, BZU Multan
Dr. Faridah Yousuf
Associate professor, Department of Islamic studies, BZU Multan
Noor Muqadsa
MPhil scholar, Department of Islamic studies, BZU Multan

Abstract

Ahmadiyya is a religion-socio-political movement that originated in the late 19th century in India during British control. It was founded by Mirza Ghulam Ahmad (1835–1908), who claimed to be the "Promised Messiah" and "Mahdi" awaited by various Islamic traditions. Ahmadies self-identify them as a Muslims but Muslim community does not consider the followers of Ahmadism as their part due to their deviation from the belief of Islam. Ahmadis believe that Ghulam Ahmad was a reformer and spiritual leader sent by God to renew and restore the true teachings of Islam. In this article we see that the Ahmadiyya educational institutions are schools and universities that are associated with the Ahmadiyya Muslim community. These institutions are established to provide education to members of the community as well as to the broader society. Just like other religious communities, the Ahmadiyya community places a strong emphasis on education as a means of personal and societal

CC BY

development. This institution propagation the Muslim faith through education. In this paper it clear that Muslim should not deceived by the word Ahmad, but this institution should be considered as Ahamdi/Qadyani institution.

Key Words: Ahmadiyya, Mirza Gulam Ahmad, Education, Muslim

تمہید

انیسویں صدی عیسوی اس لحاظ سے ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ 1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد مسلمان مزید سیاسی اور تہذیبی غلامی کا شکار ہو گئے تھے۔[1] اس غلامی میں سیاسی اور تہذیبی غلامی شامل تھی۔ انیسویں صدی کے اختتام پر مرزا غلام احمد نے اپنی نئی دعوت و تحریک کا آغاز کیا اور اس کو تحریک احمدیت کا نام دیا۔ مرزا غلام احمد 1839 میں ہندوستان کے قصبہ قادیان میں پیدا ہوئے[2] اور انہوں نے مختلف مواقع پر مختلف فتاوی جات دیئے۔ جس میں امام مہدی، مسیح موعود، عیسی اور محمد ہونے کا دعوی جات شامل ہیں۔ مرزا غلام احمد کا جھوٹے مدعی نبوت کے برپا کردہ جس فتنہ قادیانیت نے سر اُٹھایا وہ ایک صدی گزر جانے کے بعد بھی مسلمانوں کے لئے ایک فتنہ کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ فتنہ قادیانیت کی سب سے بڑی بُرائی کی جڑ یہ ہے کہ اسے ہمیشہ یہودیوں کی حمایت حاصل رہی ہے۔ اس تحریک نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو گمراہ کیا۔ تحریکِ قادیانیت کے پیروکار ختمِ نبوت کے منکر ہیں اگرچہ یہ قرآن اور نبی ﷺ کو تسلیم کرنے کا دعوٰی کرتے ہیں لیکن یہ غلام احمد کو بھی نبی مانتے ہیں۔ لہٰذا یہ ختمِ نبوت کا انکار کرتے ہیں۔ تحریکِ قادیانیت کے اراکین جس ہتھیار کا استعمال کرتے ہیں ان میں مال و دولت شامل ہے۔ فتنہ قادیانیت عصرِ حاضر میں ختمِ نبوت کے انکار کا منظم گروہ ہے۔ تحریکِ قادیانیت کے پیروکار مرزا غلام احمد کو آخری نبی مانتے ہیں جبکہ تمام امت کے لئے خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ ہیں۔ قرآن میں خود ختمِ نبوت کے بارے میں واضح دلیل موجود ہے۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ-وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا[3] "تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔"

قیام پاکستان کے بعد ظفر اللہ خان 1947 میں ہی اقوام متحدہ میں پاکستان کے نمائندہ کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ اسی دوران اقوام متحدہ کی سکیورٹی کونسل کے رکن بھی رہے۔ 1961 سے 1964 تک دوبارہ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب مقرر ہوئے اور اسی دورانیہ میں 1962 سے 1964 تک اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر بھی رہے[4]۔ جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے کی وجہ سے ان کی شخصیت دنیائے اسلام خصوصاً پاکستان سے متنازع رہی۔ ان کے نظریات میں ڈاروین کے نظریہ ارتقاء پر ان کا عام مسلمانوں سے الگ اختیار کردہ موقف ہے۔ پاکستان میں تحریک احمدیت کی تبلیغ میں بہت سے ادارے کام کر رہے ہیں۔ وہ ادارے اپنی شناخت ظاہر نہیں کر رہے ہیں لیکن تبلغ کر رہے ہیں۔ جس میں تعلیمی اداروں اور فلاحی ادارے بھی اس میں اہم کردار ادا کر رہے۔ ان میں انجمن احمدیہ قیام، نظارت اصلاح وارشاد، نظارت تعلیم، نظارت تصنیف واشاعت، تحریک جدید اور جامعہ احمدیہ اور دیگر تعلیمی ادارے، مدرستہ الحفظ اور عائشہ دینیات اکیڈمی و مدرستہ الحفظ برائے طالبات جیسے ادارے شامل ہیں جو ان سرگرمیوں میں مصروف عمل ہیں۔ ذیل میں ان کے تعلیمی اداروں کا انھی کے بیانات کی روشنی میں

ایک مطالعہ پیش کیا جاتا ہے:

جامعہ احمدیہ اور دیگر تعلیمی ادارے

عصر حاضر میں قادیانی جماعت نے تبلیغ کے لئے مبلغین اور مربیان کا جو نظام قائم ہے اس میں جماعت کے کئی ادارے اپنا اپنا کام کر رہے ہیں۔ انہیں اداروں میں جامعہ احمدیہ وہ ادارہ ہے جہاں سے قادیانی تیار کیے جاتے ہیں۔ بعد ازاں انہیں دنیا بھر میں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اس ادارہ کی تاریخ قریباً ایک صدی قبل اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب مرزا غلام احمد قادیانی نے 3 جنوری 1898ء کو قادیان مدرسہ تعلیم الاسلام قائم کیا۔[5] مدرسہ تعلیم الاسلام سے متعلق مرزا صاحب کہتے ہیں:

1-ایک مدرسہ بھی قادیان میں کھولا گیا ہے اس سے یہ فائدہ ہے کہ نوعمر بچے ایک طرف تو تعلیم پاتے ہیں اور دوسری طرف ہمارے سلسلہ کے اصولوں سے واقفیت حاصل کرتے جاتے ہیں۔ اس طرح یہ بہت آسانی سے ایک جماعت تیار ہو جاتی ہے میں نے خوب سوچا ہے اور بار بار مطالعہ کیا ہے میری دانست میں اگر یہ مدرسہ قادیان کا قائم رہ جائے تو بڑی برکت کا باعث ہو گا اور اس کے ذریعے سے ایک فوج نئ تعلیم یافتوں کی ہماری طرف آسکتی ہے

2-یہ مدرسہ مڈل اسکول بنا اور یکم فروری 1900ء کو اس مدرسہ کو مڈل سے ہائی اسکول میں تبدیل کر دیا گیا۔ اس ادارہ میں ابتدائی دینی معلومات اور قادیانیت کے بنیادی اور اہم اصولوں کی تعلیم دی جاتی رہی۔ علاوہ ازیں عربی کی تعلیم کی طرف بھی خاص توجہ رہی۔ 1905ء میں سلسلہ قادیانیت کی دو بڑے عالم عبد الکریم سیالکوٹی اور برہان الدین کی وفات کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے جماعت کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ایک تجویز پیش کی۔ وہ تجویز یہ تھی کہ موجودہ انگریزی مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی اسکول ہمارے سلسلہ کی ضروریات کو پورا نہیں کرتا۔ اس لئے ایسے ادارہ کی ضرورت ہے جہاں سے ایسے علماء پیدا ہوں جو اسلام اور احمدیت کی تعلیم سے اچھی طرح واقف ہوں اور انگریزی اور سنسکرت زبانوں سے بھی واقف ہوں۔

3-اسی تجویز کے نتیجہ میں 1906ء کی ابتداء میں تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے ساتھ ایک دینیات کی علیحدہ شاخ قائم کر دی گئی۔ اس میں عربی اور دینیات کی تعلیم کے ساتھ دوسرے مذاہب کی بھی تعلیم دی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ انگریزی اور سنسکرت وغیرہ بھی پڑھائی جاتی تھی اور کسی حد تک سائنس کی تعلیم بھی دی جاتی۔ مرزا غلام احمد صاحب کی وفات کے بعد 1909ء میں دینیات کی شاخ کو تعلیم الاسلام ہائی اسکول سے الگ کر کے ایک مستقل ادارہ قائم کر دیا گیا جسے مدرسہ احمدیہ کہا جانے لگا۔

4-یہی درس گاہ ہے جو مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے آج جامعہ احمدیہ کی شکل میں قائم ہے۔ ابتداء میں قادیان (بھارت) اور چناب نگر (سابقہ نام ربوہ) میں جامعہ احمدیہ تھا۔ جہاں جماعت کے مبلغین تیار کئے جاتے تھے۔ برصغیر کی تقسیم سے پہلے مختلف علاقوں سے طلباء جامعہ احمدیہ قادیان سے مذہب قادیانیت کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ تقسیم کے بعد غیر ملکی طلباء جامعہ احمدیہ ربوہ (چناب نگر) سے تعلیم حاصل کرنے لگے۔ اپریل 1987ء میں قادیانی جماعت کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر احمد نے وقف نو کے نام سے ایک تحریک شروع کی جس میں انہوں نے والدین سے تقاضا کیا کہ اپنی اولاد کو قبل از پیدائش قادیانیت کے لئے وقف کر دیں۔ ان کی جماعتنے اس تحریک میں بھرپور حصہ لیا۔ جماعت نے اس توقع کی پیش نظر کہ واقفین نو کی ایک خاصی تعداد جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر کے مربی بنے گی۔ ایک توسیعی منصوبہ کے تحت جامعہ احمدیہ کے دو سیکشن بنا دیئے۔[6]

1. جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن　　　　　2. جامعہ احمدیہ سینیئر سیکشن

یہ دونوں ادارے اپنی علیحدہ حیثیت سے یکم ستمبر 2002ء سے قادیانی مبلغ تیار کر رہے ہیں۔ یہ جماعت کے ہر شعبہ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

1۔ جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن

جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن میں ایڈمنسٹریشن بلاک کے علاوہ اکیڈمک بلاک کی دو منزلہ عمارت میں 16 کلاس روم ہیں جن میں تقریباً 500 طلباء کے تعلیم حاصل کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ یہاں یکم ستمبر 2002ء سے درجہ ممہدہ اور اولی کی کلاسز پڑھائی جارہی 133 / 327 میں لائبریری ہے۔ زبانیں سکھانے کے لئے ادارہ میں آڈیو ویڈیو سیکشن اور لینگوئج لیب قائم ہے۔ طلباء کی رہائش کے لئے جدید طرز کے دو ہوسٹلز ظاہر ہاسٹل اور نور ہاسٹل ہیں۔ جونیئر سیکشن چناب نگر شہر کے قریب محلہ دار النور عربی میں قائم ہے۔

لینگوئج سینٹر

جامعہ احمدیہ جونئیر سیکشن میں ہر سال گرمیوں کی چھٹیوں میں عربی اور انگریزی زبان کے 3 ہفتوں پر مشتمل کورسز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

کمپیوٹر سیکشن

جامعہ احمدیہ جونیز سیکشن میں کمپیوٹر سیکشن بھی قائم ہے۔ امتحانات کے انعقاد اور دیگر امور کی انجام دہی کے لئے ان سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ نیز ہاسٹل، لائبریری، اکاونٹس اور شعبہ انگریزی کے استعمال میں الگ الگ کمپیوٹر ہیں۔ عربی اور انگریزی کورسز کے لئے کمپیوٹر سیکشن سے مدد لی جاتی ہے۔[7]

شعبہ سمعی بصری

شعبہ سمعی بصری کا قیام بھی ادارہ کے قیام کے ساتھ ہی عمل میں آگیا تھا۔ یہ شعبہ باقاعدگی سے روزانہ کیسٹ پیریڈ کو باحسن چلانے کا انتظام کرتا ہے۔ اس کیسٹ پیریڈ میں طلبہ خلفاء سلسلہ کے خطبات اور ارشادات کی ویڈیوز ریکارڈنگز سے مستفیض ہوتے ہیں۔ مرکزی شعبہ سمعیبصری کے تعاون سے جامعہ کے مختلف پروگراموں کی MTA کے لئے ریکارڈنگ کروائی جاتی ہے۔ یہ شعبہ تقریبات، تربیتی لیکچرز کے موقع پر فوٹو گرافی کرتا ہے اور آڈیو ویڈیو کیسٹ کی ریکارڈنگ کا مکمل ریکارڈ اس شعبہ میں رکھا جاتا ہے۔

لینگوئج لیب

لینگوئج لیب کا قیام ادارہ ہذا کے روز اول ہی سے عمل میں آگیا تھا۔ شعبہ انگریزی اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ تاہم شعبہ عربی بھی گاہے بگاہے اس سے مستفید ہوتا ہے۔ اس وقت ادارہ میں لینگوئج لیبر موجود ہیں۔ طلبہ لیب میں جاکر عربی و انگریزی کے پروگراموں سے بھرپور استفادہ کرتے ہیں۔

لائبریری جامعہ احمدیہ (جونیئر سیکشن) ربوہ

اس وقت جامعہ احمدیہ (جونیئر سیکشن) کی لائبریری میں تقریباً گیارہ ہزار کتب ہیں۔ تمام کتب کی کیٹلاگ مکمل ہے۔ لائبریری تدریسیاوقات کے علاوہ مغرب سے عشاء کے دوران بھی استفادہ کے لئے کھلی رہتی ہے۔

درج ذیل اخبارات ورسائل باقاعدگی سے آتے ہیں:

الفضل ربوہ، جنگ، دن، نوائے وقت، ڈان (انگریزی) الاتحاد (عربی)

ہفتہ وار اخبارات ورسائل یہ ہیں۔

الفضلانٹرنیشنل، لاہور، نیوز ویک ٹائمز

ماہانہ رسائل درج ذیل ہیں۔

خالد، تشحیذ الاذہان، انصاراللہ، مصباح، التقویٰ، العربی، العربی الصغیر، ریڈرز ڈائجسٹ، ریو آف ریلیجنز، نیوز ویک اور پندرہ روزہ خالد، تشحیذ الاذہان، انصار اللہ، مصدا المصلح۔ لائبریرین اسد اللہ خان غالب صاحب ہیں۔[8]

2۔جامعہ احمدیہ سینیئر سیکشن

جامعہ احمدیہ سینیئر سیکشن میں ایک دو منزلہ عمارت ہے یہ ادارے کا اکیڈمک بلاک ہے۔ اس میں کلاسز ہوتی ہیں۔ ایک محمود بائل ہے جس کی تعین منزل عمارت ہے اور طلباء اس میں رہائش پذیر ہیں۔ اس وقت سینیئر جامعہ احمدیہ میں 348 طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور 37 اساتذہ تدریسی فرائضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ طلبہ جامعہ احمدیہ میں تحقیق کا شوق پیدا کرنے کے لئے جامعہ کے نام سے ایک سہ ماہی رسالہ بھی جاری کیا گیا۔ اس کا پہلا شمارہ 1964ء میں شائع ہوا۔

ابتدا میں جامعہ کی کوئی لائبریری نہیں تھی لیکن آج جامعہ کی لائبریری میں تقریباً 35 ہزار کتابیں ہیں اور 30 سے زائد رسائل و جرائد اور اخبارات اردو، عربی اور انگریزی زبان میں آتے ہیں۔ ستمبر 2006ء سے لائبریری جامعہ کی پرانی بلڈنگ سے نئے اکیڈمکبلاک کی بالائی منزل پر منتقل ہو چکی ہے۔

کمپیوٹر لیب

جامعہ احمدیہ کے طلباء کو عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے جامعہ احمدیہ میں 18 فروری 2004ء کو کمپیوٹر لیب کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس وقت اس لیب میں 9 کمپیوٹر موجود تھے جن سے طلبہ و اساتذہ استفادہ کرتے تھے۔ اسی طرح انٹرنیٹ کیسہولت بھی موجود ہے۔

واقع صلیب سیل

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا دعوی ہے کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے نجات پانے کے لیے بعد ہجرت کر کے کشمیر آگئے تھے اور یہاں ہی ان کی طبعی وفات ہوئی۔ صلیب سے نجات اور کشمیر کی طرف ہجرت کرنے کے واقعہ پر تحقیق کو مزید آگے بڑھانے کے لئے مرزا مسرور احمد نے جامعہ احمدیہ میں 31 اکتوبر 2004ء کو واقعہ صلیب سیل کی منظوری دی۔ واقعہ صلیب سیل میں قبر مسیح اور ہجرت مسیح کے بارے میں تحقیق ہو رہی ہے۔

مجلس ارشاد

یہ مجلس طلباء جامعہ احمدیہ میں علمی ادبی ذوق اور ان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں کو ترقی دینے کیلئے قائم کی گئی ہے۔ اس مجلس کے تحت اوقات میں علماء سلسلہ اور مختلف علوم وفنون کے ماہرین کو جامعہ میں مدعو کیا جاتا ہے اور ان سے لیکچرز دلوائے جاتے ہیں۔ اس مجلس کے زیر انتظام تقریبات مثلاً جلسہ سیرت النبی، جلسہ یوم مسیح موعود، جلسہ یوم خلافت، جلسہ یوم مصلح موعود وغیرہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس مجلس کے ممبران طلباء ہوتے ہیں اور نگران، اساتذہ جامعہ میں سے ہوتا ہے۔

مجلس علمی طلباء

یہ مجلس طلباء جامعہ احمد کی ذہنی تعلیمی استعدادوں میں اضافہ اور مسابقت کی روح قائم کرنے کیلئے قائم کی گئی ہے۔ یہ مجلس سارا سال مختلف علمی مقابلے منعقد کرواتی ہے اور اعزاز پانے والے طلباء کو سالانہ تقریب تقسیم انعامات میں انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس مجلس کے تحت قرآن کوئز، روحانی خزائن کوئز، خطبات امام جیسے اہم پروگرام ہو چکے ہیں۔

شعبہ کھیل

جامعہ کے تمام طلباء کے لیے فٹ بال، والی بال، باسکٹ بال، بیڈ منٹن، ٹیبل ٹینس رنگ میں سے کسی کھیل میں ہر روز شامل ہو ناضروری ہوتا ہے۔ نیز سال بھر میں دس کلومیٹر تیز پیدل چلنا، کراس کنڑی سائیکل ریس کے مقابلہ جات بھی ہوتے ہیں[9]۔ طلباء جامعہ احمدیہ کو ورزشی مقابلہ جات کے لئے چار گروپس بسالت، شفقت، عدالت اور قناعت میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر گروپ پر ایک استاد نگران مقرر ہوتا ہے 10 اجتماعی اور 13 انفرادی مقابلہ جات کے پہلے ابتدائی راؤنڈ کرائے جاتے ہیں اور برتری حاصل کرنے والے دو گروپس کے مابین فائنل مقابلے ہوتے ہیں جن کا ہر سال سہ روزہ پروگرام تشکیل دیا جاتا ہے۔

ہائیکنگ

موسم گرما کی تعطیلات میں طلباء کے متعدد گروپ ہائیکنگ کے لئے جاتے ہیں، عموماً یہ گروپ وادی نیلم، سیرن ویلی، وادی کاغان، چترال، گلگت سکردو وغیرہ میں جاتے ہیں۔ عمومی طور پر ایک گروپ 8 سے 10 طلباء پر مشتمل ہوتا ہے۔ ایک نگران استاد بھی طلباء کے ساتھ جاتا۔

ریسرچ سیل

جامعہ احمدیہ میں مرزا طاہر احمد نے 1982ء ضروری تحقیق کے لئے ریسرچ سیل قائم کیا۔ ریسرچ سیل میں اس وقت مختلف علمی تحقیقات کے علاوہ کتب مرزا غلام احمد قادیانی و خلفاء سلسلہ اور تفسیر کبیر کے حوالہ جات کی تخریج حوالہ جات و مطلوبہ مواد کی فراہمی، بلیوگرافی ماسٹر پراجیکٹ آف احمدیہ لٹریچر کے تحت قادیانیت کی ابتداء سے لے کر آج تک جتنی بھی کتب یا اخبارات ورسائل یا مقالہ جات کسی بھی احمدی (قادیانی) کی طرف سے لکھے جا چکے ہیں وہ سارا ڈیٹا اکٹھا کیا جارہا ہے۔ ریسرچ سیل نے Religion and Science ویب سائٹ بھی بنائی ہے۔[10]

مقالہ جات جامعہ احمدیہ

جامعہ احمدیہ کے طلباء آخری تدریسی سال میں تحقیقی مقالہ تحریر کرتے ہیں 1952ء سے 2007ء تک سینکڑوں کی تعداد میں مقالات لکھے جا چکے ہیں۔[11] جن اہم موضوعات پر مقالات لکھے گئے اُن کے عناوینیہ ہیں۔ جماعت احمدیہ (قادیانیت) کے اخبارات ورسائل اور ان کے اشاریہ جات پر تقریباً 17 مقالات تحریر کیے گئے ہیں۔ بائمیل، عیسائیت ویہودیت ارد عیسائیت اور دیگر مذاہب کے عنوانات کے تحت 35 مقالہ جات لکھے گئے ہیں۔ قرآن کریم وعلوم القرآن پر 23 مقالات تحریر کئے گئے ہیں۔ تفسیر القرآن ومفسرین قرآن پر بھی متعدد مقالات تحریر کئے جا چکے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے تفسیر القرآن پر خطبات کو عنوان بنا کر مقالات لکھوائے گئے ہیں۔ حدیث وعلوم حدیث اور ائمہ حدیث ایسے عنوانات پر 27 مقالات لکھے گئے ہیں۔ تخریج و تحقیق کتب مرزا غلام احمد قادیانی و کتب سلسلہ احمدیہ پر 59 مقالا جات تحریر کروائے گئے۔ قادیانی جماعت کے عقائد وعلم کلام اور مرزا صاحب کی پیشگوئیاں پر 12 مقالا جات تحریر کئے گئے۔ امام مہدی، ظہور مسیح موعود وامام مھدی حیات و

ممات مسیح اجرائے نبوت وحی والہام اور نبوت کے عنوانات پر 18 مقالات تحریر کئے گئے ہیں۔ اسلامی اخلاق و آداب و حقوق / مضامین اسلام / اسلامی عبادات جنت دوزخ، تصوف کے 33 مقالات لکھے گئے ہیں۔ فقہ و فتاویٰ علوم فقہ ایسے عنوانات پر 24 مقالات لکھے گئے ہیں۔ پاپائیت و بہائیت پر 5 مقالات تحریر ہو چکے ہیں۔ تراجم کتب مرزا صاحب و خلفا سلسلہ قادیانیت پر 28 مقالات لکھے گئے ہیں۔ قادیانیت کی رد میں لکھے گئے لٹریچر کا جواب دینے کے لئے بھی مقالات تحریر کئے گئے ہیں۔ ان کی تعداد 15 ہے۔ خلافت راشدہ اور قادیانی خلافت پر 16 مقالات لکھے گئے ہیں۔ قتال و جہاد اور غزوات نبوی پر 9 مقالات تحریر کئے گئے ہیں۔ اسلامی فرقوں پر 9 مقالات تحریر کئے گئے ہیں، علاوہ ازیں شیعہ مسلک کے بارے میں بھی 9 مقالات تحریر کئے گئے ہیں۔ تاریخ اسلام پر 28 مقالات تحریر کئے گئے ہیں۔ قادیانیت کی تاریخ پر 44 مقالات لکھوائے جا چکے ہیں۔

سیرت و سوانح انبیاء کرام پر 54 مقالات لکھے گئے ہیں جبکہ خلفائے راشدین اور سیر الصحابہ کے عنوانات کے تحت 51 مقالات لکھے گئے ہیں۔ مجددین کرام، ائمہ کرام، بزرگان دین اور مسلمان حکمران کے عنوانات کے تحت 20 مقالات لکھے گئے ہیں۔ سوان مرزا غلام احمد قادیانی اور فقاء مرزا صاحب کے حالات زندگی پر 98 مقالات لکھے گئے ہیں۔ قادیانی خلفاء کی سوانح پر 21 مقالہ جات لکھے گئے ہیں نیز قادیانی جماعت کے علماء کے حالات زندگی بارے 12 مقالات لکھے گئے ہیں۔ تاریخ عالم عمومی کے عنوانات کے تحت 17 مقالات لکھے گئے ہیں۔ متفرق کے عنوان سے 5 مقالات لکھے گئے ہیں۔

مدرستہ الحفظ

قادیانی جماعت میں مدرستہ الحفظ کا آغاز مرزا بشیر الدین کے دور میں ہوا۔ قیام پاکستان کے بعد یہ ادارہ احمد نگر پھر بہت مبارک میں حافظشفیق احمد کی نگرانی میں جاری رہا۔ 1969ء میں اس درس گاہ نے باقاعدہ ایک مدرسہ کی شکل اختیار کرلی۔ یہ مدرسہ پہلے جامعہ احمدیہ کے کواٹرز کے ایک کمرہ میں قائم رہا۔ بعد ازاں حافظ کلاس کو طیبہ کالج دار النصر غربی میں منتقل کر دیا گیا۔ مدرستہ الحفظ ربوہ کی نئ عمارت کی تعمیر کے لیے پرانی عمارت کو گرانے کا فیصلہ کیا گیا تو مدرستہ الحفظ جون 2000 تک تقریبا ایک سال جلسہ سالانہ کے لئے بنائی گئی بیرکس (دار النصر غربی) میں منتقل کر دیا گیا۔[12] جون 2000ء میں مرزا طاہر احمد کی منظوری سے مدرستہ الحفظ کا مکمل انتظام نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے سپرد کیا گیا۔ نئے انتظامات کے تحت مدرسہ کو نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے ساتھ واقع عمارت راولپنڈی گیسٹ ہاؤس میں منتقل کیا گیا۔ جہاں پر یہ ایک مستقل علیحدہ ادارے کی صورت میں قائم ہوا۔[13] مدرستہ الحفظ ربوہ میں قرآن کریم حفظ کرنے کے لیے تین سال اور دہرائی کے لئے مزید چھ ماہ کا کورس مقرر ہے۔ پہلے سال آٹھ، دوسرے سال دس، اور تیسرے سال بارہ پارے حفظ کرنے ہوتے ہیں۔ حفظ مکمل کرنے کے بعد دو مرتبہ دوہرائی کروائی جاتی ہے۔ دو مرتبہ دوہرائی کے بعد حافظ قرآن طلبا کا امتحان پہلے ادارے میں لیا جاتا ہے۔ اور بعد میں Examiner External امتحان لیتے ہیں۔ امتحان پاس کرنے والے طلباء کو مدرستہ کی سالانہ تقریب اسناد کے موقع پر تکمیل حفظ کی سند دی جاتی ہے۔ طلباء میں تدریسی شوق اور مقابلے کی روح پیدا کرنے کے لئے معیار سے زیادہ حفظ کرنے والوں کو ہر ماہ انعامی وظائف دئے جاتے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

معیار کے مطابق 100 روپے، معیار سے زائد حفظ کرنے پر 200 روپے تک انعامی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ مدرستہ الحفظ میں تدریسی لحاظ سے طلباء کو چھ احزاب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ احمد حزب　　2۔ نور حزب　　3- محمود حزب

4۔ناصر حزب 5۔طاہر حزب 6۔دوہرائی

کلاس مدرستہ الحفظ میں اس وقت 140 طلباء کی گنجائش ہے۔ بیرون ربوہ سے آنے والے طلباء کے لیے ہاسٹل میں 53 طلباء کی گنجائش موجود ہے۔ ہوٹل کے طلبا کے لئے نماز فجر کے بعد آدھا گھنٹہ اور نماز عشاء کے بعد دو گھنٹے سٹڈی ٹائم ہوتا ہے۔ تدریسی اوقات کار چھ گھنٹے ہوتے ہیں جس میں طلباء اپنے سبق، گزشتہ سات دنوں کے اسباق اور منزل (حفظ کئے ہوئے پاروں کی بالترتیب دوہرائی) سناتے ہیں۔ تمام طلباء کا ہفتہ وار اور ماہانہ جائزہ لیا جاتا ہے۔ مدرستہ الحفظ کے طلباء کے لئے علمی، ذہنی اور روحانی تعلیم کے ساتھ جسمانی تربیت بھی دی جاتی ہے اور باقاعدہ کھیل کا وقت مقرر ہے۔ طلباء کے مطالعہ کے لئے مدرسہ میں ایک لائبریری قائم کی گئی ہے جس میں سیرت، تعلیم وتربیت، اخلاقیات اور معلومات پر مشتمل کتب ورسائل رکھے گئے ہیں۔ سمعی وبصری کے تحت تلاوت قرآن کی سی ڈیز (CDs) اور آڈیو کیسٹس رکھی گئی ہیں۔ 2دسمبر 2002ء کو برطانیہ میں مدرستہ الحفظ قرآن قائم کیا گیا جس میں ٹیلی فون اور جز وقتی کلاسوں کے ذریعہ بچوں کو قرآن کریم حفظ کروایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ قادیان، گھانا، نائجیریا اور کینیڈا میں جامعہ احمدیہ کے ساتھ مدرستہ الحفظ قائم ہیں۔

عائشہ دینیات اکیڈمی ومدرستہ الحفظ برائے طالبات

عائشہ دینیات اکیڈمی چناب نگر 17 مارچ 1993ء میں قائم ہوئی۔[14] قادیانی جماعت کے مطابق اس ادارہ کے قیام کا مقصد قادیانی بچیوں کو حصول تعلیم قرآن کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ یہ اکیڈمی نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کے زیر نگرانی کام کر رہی ہے۔ اس ادارہ کے دو شعبے ہیں۔

اول:۔مدرستہ الحفظ طالبات

اس ادارہ میں 60 طالبات کی گنجائش ہے جنہیں قواعد وضوابط کے تحت داخلہ دیا جاتا ہے۔ ان طالبات کو تین مختلف گروپس میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جنہیں تین استانیاں پڑھاتی ہیں۔ حفظ کے لئے تین سال کا عرصہ مقرر کیا گیا ہے۔ چوتھے سال میں دہرائی کروائی جاتی ہے۔ دہرائی کے بعد فائنل ٹیسٹ دلوایا جاتا ہے۔ کامیابی پر نظارت تعلیم کی طرف سے طالبہ کو حافظ کی سند دی جاتی ہے۔[15] مشتمل مارچ 1993ء میں نظارت تعلیم کے تحت عائشہ دینیات کلاس کا قیام عمل میں آیا۔ اس کلاس کا کورس دو سالوں پر مشتمل ہے جو نظارت تعلیم سے منظور شدہ ہے۔ یہ نصاب ترجمہ القرآن از تفسیر صغیر صحیح تلفظ قرآن کریم، مقررہ نصاب حفظ قرآن، کتب احادیث، تاریخ اسلام، تاریخ احمدیت، کلام مرزا احمد اور کتب علماء جماعت احمدیہ کے ساتھ ساتھ عربی گرائمر، عربی بول چال نیز قاعدہ کے حفظ پر مشتمل ہے۔ یہ نصاب دو سال میں چار سمیسٹرز کی صورت میں مکمل کروایا جاتا ہے۔ داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی معیار میٹرک ہے۔

دوئم:۔عائشہ دینیات کلاس

یہ ہیں وہ ادارے جو قادیانی جماعت کے وسیع تبلیغی نظام کا حصہ ہیں اور مبلغین ومربیان تیار کر رہے ہیں۔ ان کے مبلغین نے از حد کوشش کی ہے کہ یورپ، امریکہ، اور دیگر براعظموں کے لوگ مذہب قادیانیت قبول کریں، لیکن انہیں خاطر خواہ کامیابی نہیں مل سکی، انہیں یہ کامیابی کیوں نہ مل سکی۔[16]

انجمن احمدیہ کا قیام

بانی سلسلہ قادیانیت مرزا غلام احمد نے بہشتی مقبرہ کے انتظام وانصرام کے لئے ایک انجمن مقرر کی تھی جس کا نام "انجمن کار

پر دازان مصالح بہشتی مقبرہ " تجویز کیا گیا۔ کچھ مدت بعد بعض احباب جماعت کے مشورہ کے نتیجہ میں اس انجمن کو قانونی وسعت دے کر دوسرے جماعتی ادارے اس کے ساتھ شامل کر دیئے گئے اور 1906 میں اس کا نام "انجمن احمدیہ تجویز کیا گیا۔[17] برصغیر کی تقسیم کے بعد مرزا بشیر الدین محمود نے 11 اکتوبر 1948ء کو ربوہ (موجودہ چناب نگر) میں انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ممبران پر مشتمل ایک خلی انجمن قائم کی۔ یہ انجمن ربوہ سے متعلق مرزا بشیر الدین محمود کی ہدایات دار شادات کی تکمیل کے لئے قائم کی گئی تھی۔ عصر حاصر میں پاکستان کے اندر قادیانی جماعت کی انتظامی، تربیتی، تعلیمی، واصلاحی اور دعوتی ضروریات کو پورا کرنے کا فریضہ خلیفہ وقت کی ہدایات کی روشنی میں صدر انجمن احمدیہ کی بنیاد رکھی ہے۔ اس کے علاوہ تحریک جدید، وقف جدید اور جماعت کی بعض ذیلی تنظیمیں سرگرمیوں میں مصروف عمل ہیں۔[18]

تحریک جدید

یہ تحریک 1934ء میں شروع کی گئی ہے اس کے 35 مقاصد بیان کئے گئے ہیں۔ اس کے قیام کا مقصد قادیانی گروہ کے عددی حیثیت کو ترقی دینا ہے۔ اس کا سال 1926ء اور 1927ء کا بجٹ، 380، 13، 38 روپے تھا۔ اس کے تحت مبلغین، کارکنان، دفتر اور ڈاکٹروں کی مجموعی تعداد 312 تھی۔ اس کے علاوہ اس میں چندہ دینے والوں کی تعداد 22، 20 ہزار افراد پر مشتمل ہے۔[19]

وقف جدید

وقف جدید کی تحریک حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شروع فرمائی تھی اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہمیں جماعت کے ساتھیوں کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں اور کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو صاحب استطاعت ہوتے ہوئے اس چندے میں حصہ نہ لے۔[20] حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہمجھے امید ہے کہ یہ تحریک جس قدر مضبوط ہو گی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں بھی اضافہ ہو گا۔[21] وقف جدید کی نظامتیں مندرجہ ذیل ہیں۔ نظامت ارشاد، نظامت مال اور نظامت دیوان۔

انصاراللہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپؑ کی بیعت کرنے والے سب کے سب انصار ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ایک خاص گروہ اور طبقہ کے لئے بھی "انصار اللہ" کا نام مخصوص رہا ہے۔ اس نام سے موسوم ہونے والے یعنی انصار اللہ کہلانے والوں پر کئی ادوار جماعت کی تاریخ کے اعتبار سے آئے ہیں۔ ایک دور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے ابتدائی صحابہ رضوان اللہ علیہم کا ہے اور ایک دور بالخصوص "انصاراللہ" کے نام سے وابستگی کا ہے جس کا آغاز 1911ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کے ذریعہ خلافت اولیٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی اجازت سے ہوا جس کے لئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اخبار بدر میں مَنۡ اَنۡصَارِیۡ اِلَی اللّٰہِ کے عنوان سے ایک مضمون دے کر انجمن انصاراللہ میں شمولیت کی احباب کو دعوت دی۔ جس کا بنیادی مقصد خلافت سے وابستگی، جماعت میں وحدت فکر پیدا کرنا اور تبلیغ اسلام کو موثر اور وسیع کرنا تھا۔ اور اس انجمن کے سب سے پہلے ممبر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنے تھے۔[22]

خدام الاحمدیہ

مرزا کو اپنے عہد خلافت کے ابتداء ہی سے احمدی نوجوانوں کی تنظیم و تربیت کی طرف ہمیشہ توجہ رہی کیونکہ قیامت تک اعلائے کلمتہ اللہ اور غلبہ ٔاسلام کے لئے ضروری تھا کہ ہر نسل پہلی نسل کی پوری قائم مقام ہو اور جانی اور مالی قربانیوں میں پہلوں کے نقش قدم پر چلنے والی ہو اور ہر زمانے میں جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی تربیت اس طور پر ہوتی رہے کہ وہ اسلام کا جھنڈا بلند رکھیں۔ حضرت نے اس مقصد کی تکمیل کے لئے وقتاً فوقتاً مختلف انجمنیں قائم فرمائیں مگر ان سب تحریکوں کی مکمل طور پر مجلس خدام الاحمدیہ کی صورت میں جلوہ گر ہوئیں اور حضرت کی براہ راست قیادت، غیر معمولی توجہ اور حیرت انگیز قوت قدسی کی بدولت مجلس خدام الاحمدیہ میں تربیت پانے کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کو ایسے مخلص، ایثار پیشہ، درد مند دل رکھنے والے، انتظامی قابلتیں اور صلاحتیں رکھنے والے مدبر دماغ میسر آ گئے جنہوں نے آگے چل کر سلسلہ ٔاحمدیہ کی عظیم ذمہ داریوں کا بوجھ نہایت خوش اسلوبی اور کامیابی سے اپنے کندھوں پر اٹھایا اور آئندہ بھی ہم خدا تعالیٰ سے یہی امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر نسل میں ایسے لوگ پیدا کرتا چلا جائے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس مجلس کی بنیاد رکھتے ہوئے پیشگوئی فرمائی تھی کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ہماری طرف سے ان کے حملوں کا کیا جواب دیا جائے گا۔ ایک ایک چیز کا اجمالی علم میرے ذہن میں موجود ہے اسی کا ایک حصہ خدام الاحمدیہ ہیں اور در حقیقت یہ روحانی ٹریننگ اور روحانی تعلیم و تربیت ہے۔ بے شک وہ لوگ جو ان باتوں سے واقف نہیں وہ میری ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے کیونکہ ہر شخص قبل از وقت ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے جو وہ اپنے کسی بندے (کو) دیتا۔ آج نوجوانوں کی ٹریننگ کا زمانہ ہے اور ان کی تربیت کا زمانہ ہے اور ٹریننگ کا زمانہ خاموشی کا زمانہ ہوتا ہے۔ لوگ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ کچھ نہیں ہو رہا۔ مگر جب قوم تربیت پا کر عمل کے میدان میں نکل کھڑی ہوتی ہے تو دنیا انجام دیکھنے لگ جاتی ہے۔ در حقیقت ایک ایسی زندہ قوم جو ایک ہاتھ کے اٹھنے پر اٹھے اور ایک ہاتھ کے گرنے پر بیٹھ جائے دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا کرتی ہے۔[23]

الجنتہ اماءاللہ

الجنہ اماءاللہ یہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی خدمتگار کنیزوں (بندیوں) کی تنظیم یا جماعت۔ اس تنظیم کا قیام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیر ہدایت 1922ء میں عمل میں لایا گیا۔ یہ مجلس ایک خالصتاً مذہبی مجلس ہے۔ اس تنظیم میں ہر سال پندرہ سال سے اوپر کی عمر کی احمدی خاتون شامل ہوتی ہے۔ ہر ایسی جماعت میں جہاں تین تک احمدی عورتیں ہوں وہاں لجنہ قائم ہو سکتی ہے۔ جہاں تینسے کم ہوں وہاں لجنہ تو قائم نہ ہو گی البتہ وہ لجنہ اماءاللہ کی ممبر بن سکتی ہیں۔ جن کا نام مرکزی لجنہ کے رجسٹر میں درج ہو گا۔ سات سے پندرہ سال کی احمدی لڑکیاں ناصرات الاحمدیہ کی ممبر ہوں گی۔[24]

اطفال الاحمدیہ و ناصرات الاحمدیہ

یہ دونوں تنظیمیں قادیانی بچوں پر مشتمل ہیں۔ ایک دفعہ مرزا ناصر نے ان بچوں کے ذریعے پچاس ہزار روپے جمع کروائے تھے۔[25] مجلس نے اطفال الاحمدیہ کی تنظیم کے لیے قادیان کے 804 بچوں کے 75 گروپ۔ ان پر مانیٹر مقرر کیے اور انہیں مربیوں کے سپرد کیا۔ مجلس نے اطفال الاحمدیہ کے متعلق ذیلی قواعد کا تفصیلی ڈھانچہ بھی تیار کیا اور بچوں کے لیے تربیتی نصاب بھی۔ نیز خدام کی طرح اطفال الاحمدیہ کا بیج یعنی امتیازی نشان بھی تیار کر لیا۔ جس پر نقوش تو وہی تھے جو خدام الاحمدیہ کے بیج کے تھے مگر یہ ذرا چھوٹا اور بیضوی شکل کا بنایا گیا تھا اور اس پر "امیدوار رکن مجلس خدام الاحمدیہ" کے الفاظ کندہ تھے۔ پہلے سال قادیان

سے باہر مندرجہ ذیل مقامات پر بھی مجالس اطفال قائم ہو گئیں۔ بھیرہ، سیالکوٹ چھاؤنی و شہر، جہلم، سید والا، لائل پور (حال فیصل آباد)، ملتان، لودھراں، کریام، کاٹھ گڑھ، شملہ، کیرنگ، یادگیر دکن، محمود آباد ضلع جہلم، کنزی سندھ، لاہور، شکار ماچھیا، دھلی، مونگھیر، برہمن بڑیہ، شاہ پور، امر گڑھ، ننگل، امر تسر، گوجرانولہ اور نیروبی (مشرقی افریقہ)[26]

امت مسلمہ کا لائحہ عمل

قیام پاکستان کے بعد اس تحریک کے خاتمے کے لیے مسلمانوں نے بہت کوششیں کی۔ جس میں مجلس احرار، ختم نبوت اس تحریک کے ذریعے لوگوں میں شعور پیدا کر رہے ہیں کہ اس سے محا کمہ جاری ہے۔ لوگوں کو ان کے تعلیمی اداروں کے بارے میں معلومات ہونی چاہیے تاکہ تمام حالات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکے

خلاصۂ بحث

تحریک احمدیت کے فروغ میں قادیانی جماعت کے اہم اداروں کا تعارف انھی کے الفاظ ہو بیانات کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ ان تعلیمی اداروں میں سب سے پہلے مدرستہ الاسلام ہے۔ جو کہ جامعہ احمدیہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ ادارہ قادیان اور چناب نگر میں موجود ہے۔ جامعہ احمدیہ کے دو سیکشن بنا دیے گئے ہیں۔ ان میں جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن اور جامعہ احمد سینیئر سیکشن موجود ہے۔ جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن میں شعبہ سمعی وبصری شامل ہے جو کہ تقریبات کے موقع پر فوٹو گرافی کا کام کرتا ہے اور اس کے علاوہ اس میں لینگویج لیب بھی بنائی گئی ہے۔ جس سے طلبا مستفید ہو سکے۔ جامعہ احمد سینیئر سیکشن میں کمپیوٹر سیکشن ،واقعہ صلیب سیل، مجلس ارشاد، مجلس علمی طلباء، شعبہ کھیل اور ہائیکنگ شامل ہے۔ ان اداروں میں مدرستہ الحفظ اور عائشہ دینیات اکیڈمی و مدرستہ الحفظ برائے طالبات جیسے ادارے بھی شامل ہیں۔ ان میں انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقف جدید کے ادارے شامل ہیں۔ ان کے ذریعے پاکستان اور دنیا کے دیگر ممالک میں قادیانیت کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ قادیانی جماعت کے ان تعلیمی اداروں کا تعارف پیش کیا گیا ہے جو قادیانیت کی تبلیغ کے لیے مبلغ تیار کرتے ہی۔ ہمیں ان سے اختلاف یہ ہے کہ یہ مسلمانوں میں خلط ملط ہیں۔ اگر قادیانیوں کے ادارے ان کی پہچان کے ساتھ ہوں تو لوگ ان کو آسانی سے پہچان سکے گے۔ اور اس طرح مسلمانوں کی ساکھ کو نقصان کم پہنچے گا۔

References

[1] Syed Abū al-Ḥassan Nadvī, *Qādyāniyat kā Muṭālia wa Jāiza* (Karachi: Majlis Nashriyat Islam), 10

[2] Ahmadism "A religious-socio-political perspective in the UK-Pakistan" context Toaha Qureshi MBE, (Sheik Zayed Islamic centre Lahore university of Punjab,2022) ,P:35

[3] Al-Ahzaab 40:33

[4] Pak magazine, "Sir Zafarullah khan" Accessed by 16 August 2022 http://pakmag.net

[5] Deni taleem ky idary "jamya Ahmadiya" ki bunyad aur shandaar tarqiyat ,part 1 Accessed by 5 August 2022 ,http://khadimemasroor.uk.

[6] Mubashir Ahmad Khālid, *Jammat Aḥmadiyya kā T'āruf*, 267.

[7] Ahmad Khālid, *Jammat Aḥmadiyya kā T'āruf*, 268.

[8] Muhammad Āṣif, Qādyānī Riyāsat kā Intazāmī Dhānchah (Pakistan: Majlis Ahrar-E-Islam), 27.

[9] Ahmad Khālid, *Jammat Aḥmadiyya kā T'āruf*, 272.

[10] Ahmad Khālid, *Jammat Aḥmadiyya kā T'āruf,* 274.
[11] Maqala jaat," Jamiya Ahmadiyya",Accessed by 15 August 2022 https://www.alislam.org.
[12]Mahanama" al fazal" 13 July 1928, P7.
[13] Ahmad Khālid, *Jammat Aḥmadiyya kā T'āruf,* 275.
[14]Mahanama" al fazal" 13 MMay 2006.
[15] Ahmad Khālid, *Jammat Aḥmadiyya kā T'āruf,* 278.
[16] Ahmad Khālid, *Jammat Aḥmadiyya kā T'āruf,* 278.
[17] Ahmad Khālid, *Jammat Aḥmadiyya kā T'āruf,* 201.
[18] Āṣif, Qādyānī Riyāsat kā Intazāmī Dhānchah, 3.
[19] *Aḥtasāb Qādyāniat* (Multan: 'Ālmī Majlis-e-Tahaffuz-e-khatm e-Nabuwat Ḥazūrī Bāgh Road, 2003), 40:432.
[20] Al fazal 17 February 1960.
[21]Al fazal 5 January 1962.
[22] Matboa rasala Ansar u din, July 2015.
[23] Mowlāna Dūst Muhammad Shāhid, *Tāreekh Aḥmadiyat* (Qādyān: Nazarat Nashr-O-Ish'āt, 2007), 8:44.
[24] Back ground La jannah ama Allah ka Accessed by7August 2022 https://www.alislam.org .
[25] *Aḥtasāb Qādyāniat*, 40:432.
[26] Majlis Itfal ul Ahmadiyya ka qayam or is ka maqsad Accessed by 7 August 2022https://www.alfazalonline.org.